[redacted]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۹ تبلیغ ۱۳۴۳ ہش ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ ۹ فروری ۱۹۶۴ء | نمبر ۳۵

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں

اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو

"اس توبہ کو کھیل نہ خیال کرو اور یہ نہ کرو کہ اسے یہیں چھوڑ جاؤ بلکہ اسے ایک امانت اللہ تعالیٰ کی خیال کرو۔ توبہ کرنے والا خدا تعالیٰ کی اس کشتی میں سوار ہوتا ہے جو کہ اس طوفان کے وقت اس کے حکم سے بنائی گئی ہے۔ اس نے مجھے فرمایا ہے واصنع الفلک اور پھر یہ بھی فرمایا ہے۔ انّ الذین یبایعونک انّما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ جس طرح بادشاہ اپنی رعایا میں اپنے نائب کو بھیجتا ہے اور پھر جو اس کا مطیع ہوتا ہے اسے بادشاہ کا مطیع سمجھا جاتا ہے۔ ایسا ہی اللہ تعالیٰ بھی اپنے نائب دنیا میں بھیجتا ہے۔ آج کل تو یہ ایک بیج ہے جس کے ثمرات تمہارے تک ہی نہ رہیں گے بلکہ اولاد تک بھی پہنچیں گے۔ سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں ......

غرض اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آ جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تاکہ وہ بیکار نہ ہو جاوے اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔" (البدر ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء)

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

لاہور ۸ فروری۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل کچھ گھبراہٹ اور بے چینی کی تکلیف رہی نیز زخم میں درد ہوتا رہا۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ زخم اچھا ہو رہا ہے۔ رات نیند کی دوائی دینے سے نیند آئی۔ ویسے عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۸ فروری بوقت ۹½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۸ فروری۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ میں رمضان کے بابرکت ایام میں خصوصیت سے دعائیں کرنے کی اہمیت کو واضح کیا۔ اور لاتاکلوا اموالکم بینکم بالباطل کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا خاص خیال رکھنے پر بہت زور دیا۔
- سرگودھا۔ مکرم شیخ فضل الرحمٰن صاحب پراچہ آف یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ کمپنی سرگودھا آجکل بہت بیمار ہیں انہیں بغرض علاج راولپنڈی لے جایا گیا ہے۔ ان کے بھائی مکرم شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ بھی ان کے ہمراہ راولپنڈی گئے ہیں۔ احباب جماعت رمضان کے بابرکت ایام میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں

شامل ہونے کیلئے کوشش فرمائیں

رمضان المبارک کا انفاق مال کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس مہینہ میں کثرت کے ساتھ صدقہ، خیرات فرمایا کرتے تھے۔ تحریک جدید کی مالی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کا بھی یہی مناسب وقت ہے۔

وکالت مال انشاء اللہ ۲۹ رمضان المبارک کو اس تاریخ تک وعدے ادا کرنے والے دوستوں کے نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کریگی۔ مخلصین کو چاہیئے کہ اپنا وعدہ آج ہی سیکرٹری مال کو ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اور حضور کی دعاؤں سے مستفیض ہوں۔

(وکیل المال اوّل)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ فروری ۱۹۶۴ء

[redacted]

"سچا سودا"

سادہ زندگی کے متعلق ہم نے چند گزشتہ اداریوں میں توجہ دلائی ہے۔ اس ضمن میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ سادہ زندگی کی تحریک کوئی وقتی یا عارضی تحریک نہیں ہے بلکہ حقیقت میں یہ تمام تحریکوں کی بنیاد ہونے کی وجہ سے ایک مستقل تحریک ہے اور نہ یہ تحریک کسی عمر یا کسی جنس سے مخصوص ہے۔ اور نہ اس کا تعلق غربت اور تمول کے امتیاز سے ہے۔ بلکہ یہ تحریک ایک ہمہ گیر تحریک ہے اور چاہیئے کہ ہر چھوٹا بڑا مرد و عورت اس کی طرف خاص طور سے متوجہ ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کو موجودہ زمانہ کے مخصوص حالات کے مطابق منظم طریق سے خاص طور پر شروع فرمایا ہے لیکن یہ دراصل ایک اسلامی تحریک ہے جس کی طرف تمام انبیاء علیہم السلام متوجہ کرتے آئے ہیں اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور آپ کے نمونہ سے متاثر ہو کر صحابہ کرام نے دنیا کے سامنے عملاً اس کو پیش کیا۔

خود قرآن کریم میں مبذرین کی مذمت کی گئی ہے بلکہ جہاں طیبات کے استعمال کی اجازت فرمائی ہے وہاں لا تسرفوا کا حکم بھی ساتھ ہی دے دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سادہ زندگی اختیار کرنے کا مطلب اسلام میں یہ ہرگز نہیں ہے کہ مثلاً انسان مہاتما گاندھی کی طرح لنگوٹی باندھ کر گذارہ کرے یا بکری کے دودھ تک اپنی خوراک محدود کرلے۔ یہ مبالغہ آمیزیاں اسلام میں ناجائز ہیں بلکہ کفرانِ نعمت میں داخل ہیں۔ اسلام کا اصول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانی وسعت کے حدود کو نگاہ رکھتا ہے۔ جہاں تک انسان آسانی سے زندگی بسر کرسکتا ہے وہاں تک اپنے نفس کیلئے خرچ کرنا فرض ہے۔ اسلام یہ نہیں کہتا ہے کہ لنگوٹیاں باندھ کر جنگلوں میں نکل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگے رہو۔ رہبانیت کا اسلام میں کوئی مقام نہیں ہے تاہم قوتِ برداشت کی مشق کے لئے یا عبادت میں یکسوئی پیدا کرنے کے لئے وہ بھی مشقی طور پر بعض وقت انسان نفس پر بوجھ ڈال سکتا ہے مگر اسلام نے اس کے بھی حدود مقرر کر دئے ہیں۔ مثلاً نماز ہے اسلام یہ نہیں کہتا کہ دنیا کے سب دھندے چھوڑ چھاڑ کر بس نمازیں ہی پڑھتے رہو۔

اسی طرح روزہ کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک مہینہ مقرر کر دیا ہے مگر یہ نہیں کہ بس دن رات ہی روزہ رکھے رہو اور کئی دن فاقہ کشی کرو جیسا کہ بعض مذاہب میں ہے۔ بلکہ اسلام نے سحری اور افطار کے اوقات مقرر کر دئے ہیں۔ ان اوقات کے علاوہ کھانے پینے کی کھلی اجازت ہے۔ البتہ اگر کبھی کبھی بھوک کی مشق کے لئے آٹھوں پہر انسان کچھ نہ کھائے تو اس میں حرج نہیں مگر اس کو معمول بنانا اسلام میں سخت ممنوع ہے۔ پھر یہ بھی نہیں کہ روزہ کو ماہ صیام تک ہی محدود رکھا گیا ہے۔ نفلی روزے اور نفلی نمازیں تقویٰ میں ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ مگر اسلام ان میں بھی اعتدال کے حدود مقرر کرتا ہے۔

بہرحال اسلام ہر افراط اور تفریط کو ناجائز سمجھتا ہے۔ اس لئے جہاں اسلام سادہ زندگی پر زور دیتا ہے وہاں وہ اس کے حدود بھی مقرر کرتا ہے۔ اسلام ہرگز یہ نہیں سکھاتا کہ بس مر رہو۔ یہ بات کفرانِ نعمت تک چلی جاتی ہے جس سے ایک مسلمان کو بچنا چاہیئے۔

اسلام یہ بھی نہیں کہتا کہ لباس میں زینت کا خیال نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ صاف صاف طور پر بتاتا ہے کہ لباس جہاں انسان کے جسم کی حفاظت کرتا ہے اور عریانی کو ڈھانپتا ہے وہاں وہ زینت بھی بخشتا ہے۔ ضرب المثل ہے کہ الانسان باللباس۔ یعنی انسان کا لباس بھی باوقار ہونا چاہیئے۔ لنگوٹی باندھ کر نہیں پھرنا چاہیئے۔ خود سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سادہ مگر باوقار لباس پہنتے تھے۔ کبھی کبھی لباس فاخرہ بھی استعمال کر لیتے تھے مگر یہ معمول نہیں تھا۔ البتہ صفائی کے متعلق آپ کا مزاج نہایت نازک تھا۔ اور ہونا بھی چاہیئے۔ کیونکہ اصل چیز تو صفائی ہے۔ اگر انسان صفائی کا پورا پورا خیال رکھے تو لباس خواہ کتنا ہی سادہ اور کم قیمت ہو انسان باوقار شکل میں سوسائٹی میں آ جا سکتا ہے۔ تاہم اسلام ہمیں حسب توفیق کھانے پینے اور لباس سے منع نہیں کرتا مگر بعض حالات میں ہمیں قربانی کرنی پڑتی ہے ایسی صورت میں ہمیں آخری حد تک سادگی اختیار کرنی لازمی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو سادہ زندگی کی تحریک شروع کی ہے تو اس کی وجہ یہی ہے کہ ہماری جماعت جس دور میں سے گزر رہی ہے یہ زیادہ سے زیادہ قربانیوں کا دور ہے اور چاہیئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ نفس کشی اختیار کریں اور بعض معمولی خوراک اور معمولی لباسوں میں بھی غیر معمولی کمی کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس تحریک کا بہت کچھ اثر جماعت پر موجود ہے لیکن افسوس ہے کہ جتنا چاہیئے اتنا نہیں ہے۔ ہم ایک جنگ کے میدان میں نکلے ہوئے ہیں۔ ہمارے لباس اور کھانے پینے کا معیار ایک جنگ میں شامل ہونے والے سپاہی کے برابر ہونا چاہیئے۔ پھر یہ تحریک ایسی ہے جس کا روئے سخن اگرچہ قوم کے بچہ بچہ کی طرف ہے تاہم متمول لوگوں کی خاص توجہ کی طالب ہے۔ یہ متمول لوگ ہی ہیں جو اسراف کے مرتکب ہوتے ہیں۔ پھر متمول لوگ ہی آرائش و نمائش اور فیشن کی لت میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ پاس پیسہ موجود ہوتا ہے اس کو بے دریغی سے خرچ کر دیتے ہیں۔ حالانکہ بطور ایک احمدی جماعت کا فرد ہونے کے جو حقیقی اسلام قائم کرنے کیلئے کھڑی ہوئی ہے ان کو جاننا چاہیئے کہ وہ اپنا نہیں بلکہ قوم کا روپیہ ضائع کر رہے ہیں جس قدر مال اپنی لازمی ضروریات سے زیادہ انسان کماتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے کماتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی کی دی ہوئی توفیق سے وہ زیادہ کماتا ہے۔ مما رزقنا ھم ینفقون کا مطلب یہی ہے کہ یہ مال و دولت ہم ہی نے دیا ہے اس لئے اس کو ہمارے لئے ہی خرچ کرو۔ ہمارے لئے خرچ کرنے میں وہ خرچ بھی شامل ہے جو انسان اپنے نفس پر صرف کرتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنی نفسانی خواہشات کو طویل کر لے اور سارا مال انہی پر خرچ کر کے کہہ دے کہ جائز خرچ ہوا ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ آپ ایک فرم کھولتے ہیں اور اس کی جو آمدنی ہوتی ہے اس کے خرچ کرنے میں آپ کو پورا پورا اختیار ہے مگر کیا آپ فرم کی تمام آمدنی اپنی خواہشات پر صرف کر دیتے ہیں اگر آپ ایسا کریں گے تو فرم کس طرح چلا سکیں گے۔ اسلئے اس آمدنی میں سے آپ کو اتنا ہی خرچ کرنا ہوگا جتنا کہ آپ تمام حالات کے پیش نظر مناسب سمجھیں گے۔ کیونکہ فرم کی آمدنی میں اور بھی بہت سے لوگوں کا حصہ ہوتا ہے جو آپ کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ اس دنیا کو بھی آپ ایک بہت بڑی فرم ہی خیال کریں۔ آپ کی محنت سے جو کمائی پیدا ہوتی ہے اس میں سے آپ کا حصہ جو آپ اپنے نفس پر خرچ کر سکتے ہیں بہت تھوڑا ہے باقی روپیہ دوسرے حصہ داروں کا ہے جو ان پر

(باقی ص ۸ پر)

کوئی بلائے تو وہ اب بھی بول سکتا ہے

درِ مکالمہ ہر وقت کھول سکتا ہے
کوئی بلائے تو وہ اب بھی بول سکتا ہے
مجدّدِ دیں ہیں میزانِ سنّت و قرآں
عمل سے ان کے عمل تُو بھی تول سکتا ہے
مگر یہ مصلح خود ساختہ تو کچھ بھی نہیں
فقط خرد سے مسائل ٹٹول سکتا ہے
جو پھوٹتا چشمۂ آبِ حیات بطحا سے
ڈھکوسلوں سے وہ زہر اس میں گھول سکتا ہے
امامِ وقت سے ہٹ کر دعاویِ تجدید
وہ موتیوں کو بھی مٹی میں رول سکتا ہے
ملا کے دین میں کچھ نظریاتِ لادینی
وہ صاف پانی میں کیچڑ گھنگول سکتا ہے
اگر نگاہ میں تقویٰ کا ہو اثر تنویر
تو دل فرشتے کے سینہ میں ڈول سکتا ہے

[redacted]

عہدِ حاضرہ اور احمدی نوجوان

تقریر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کے موقعہ پر مورخہ ۲۸ دسمبر کے پہلے اجلاس میں محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ نے مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی تھی وہ افادہ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔

دجالی فتنے کا زمانہ

یہ زمانہ دجالی فتنے کا زمانہ ہے۔ مغربی اقوام اپنے خیالات۔ تہذیب و تمدن میں تمام دنیا پر چھا رہی ہیں۔ آہستہ آہستہ ساری دنیا انہی کے نقش قدم پر ہوتی جا رہی ہے۔ خیالات میں مذہب سے دوری اور دہریت کی طرف میلان۔ تہذیب و تمدن میں جنسی اختلاط اور عریانی۔ اخلاق میں بے راہ روی اور بے قیدی ان کا خاصہ ہے جو سلسلہ جلد از جلد طبائع پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ مال و دولت کی فراوانی اور دنیوی شان و شوکت ان بھیانک چیزوں کو خوشنما کر کے دکھاتی ہے۔ اور انہیں ترقی کی علامت کے طور پر ظاہر کرتی ہے۔ یہ باتیں انسانیت کو جڑوں سے کھوکھلا کر رہی ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ سرسبز اور پھل دار درخت اب سوکھ کر گرنے ہی والا ہے۔ اس خدائے واحد سے دوری اور مادیت میں انہماک انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ یہی ایک بڑی علامت دجال کی بتائی گئی تھی کہ اس کی بائیں آنکھ بہت روشن ہوگی اور دائیں آنکھ اندھی ہوگی۔ بائیں آنکھ سے مراد دنیا کی آنکھ اور دائیں آنکھ سے مراد دین کی آنکھ ہے۔ سو ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ ان مغربی اقوام کی دنیا کی طرف کی آنکھ خوب کھلی ہے۔ لیکن خدا کی طرف کی آنکھ بند ہے۔ دنیا کو انہوں نے ایسے طور سے مقصود و مطلوب بنایا کہ خدا کو بالکل بھول گئے۔ اور جسم کی پرورش اور آسائش اور لذت کی طرف ایسے مائل ہوئے کہ روح کو بالکل مردہ کر دیا۔

مسیح موعود کی بعثت

اس عظیم فتنے کو مٹانے کے لئے اور مردہ روحوں کو زندہ کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ یہ ان پیشگوئیوں کے مطابق تھا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی تھیں۔ روحانی مردوں کو زندہ کرنے کے لئے ایک مسیحی نفس کی ہی ضرورت تھی۔ آپ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے ایسا علم دیا گیا کہ جاہلیت اور دہریت کے باطل علوم اس کے آگے نہ ٹھہر سکے۔ اور ایسی قوت قدسی عطا کی گئی کہ مردہ روحیں زندہ ہونی شروع ہو گئیں۔ تمام دنیا نے آپ کے علم کی قوت و شوکت کو محسوس کیا۔ یا تو عیسائی اور آریہ اور مغربی فلسفہ والے اسلام پر چڑھے آ رہے تھے اور یا وہ پسپا ہونے شروع ہو گئے۔ اور قرآنی دلائل ان کے اوپر غالب آنے لگے۔ یہ تغیر تھا جو صرف ایک خدا کے بندے کے تفکر اور درد اور عزم اور محنت اور دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ وہ کیا روح تھی جس کو ساری مشکلات اور مصائب کا بوجھ بھی دبا نہ سکا اور وہ ان سب پر غالب آگئی۔ اور اس میں کیا چمک تھی جس کو ساری دنیا کا اندھیرا مات نہ کر سکا۔ خدا کا مسیح خدا میں ایسا محو ہوا کہ خدا کی مجسم قدرت بن گیا۔ باطل کی کیا مجال تھی۔ جو اس کے مقابلے میں ٹھہر سکے خدا کی محبت نے اس کے ذرے ذرے میں سرایت کر کے اسے روشنی کا مینار بنا دیا! جہاں سے سب طرف اسلام کی صداقت کی شعاعیں جانے لگیں۔

آپ کی وفات پر جو آپ کی خدمات کا اعتراف غیروں نے کیا اس کا ایک حصہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

اعترافِ حقیقت

دہلی کے اخبار کرزن گزٹ کے ایڈیٹر مرزا حیرت دہلوی نے لکھا:۔

"مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا ...... اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندیٔ ہند میں اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں ..... اس کا پُرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے۔ اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے ..... اس نے ہلاکت کی پیشگوئیوں، مخالفتوں اور نکتہ چینیوں کی آگ میں سے ہو کر اپنا راستہ صاف کیا اور ترقی کے انتہائی عروج تک پہنچ گیا۔"

(کرزن گزٹ مورخہ یکم جون ۱۹۰۸ء)

اسی طرح اخبار "وکیل" امرتسر کے ایڈیٹر نے لکھا:۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شورِ قیامت ہو کر خفتگانِ خوابِ ہستی کو بیدار کرتا رہا خالی ہاتھ دنیا سے اٹھ گیا (درحقیقت خالی ہاتھ نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کی رحمتوں اور اس کے فضلوں کے بے انتہا خزانے لے کر گیا۔ خاکسار عبدالحق) ...... مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جائے۔ ایسے شخص جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازشِ فرزندانِ تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں تو دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں۔ مرزا صاحب کی اس رفعت نے ان کے بعض دعاوی اور بعض معتقدات سے شدید اختلاف کے باوجود ہمیشہ کی مفارقت پر مسلمانوں کو، ہاں تعلیم یافتہ اور روشن خیال مسلمانوں کو محسوس کرا دیا ہے کہ ان کا ایک بڑا شخص ان سے جدا ہو گیا ہے اور اس کے ساتھ مخالفین اسلام کے مقابلہ پر اسلام کی اس شاندار مدافعت کا جو اس کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی خاتمہ ہو گیا۔ ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض ادا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے .... مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و قیمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ ..... آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو۔"

رسالہ "تہذیب نسواں" لاہور کے ایڈیٹر نے لکھا:۔

"مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دل کو تسخیر کر لیتی تھی۔ وہ نہایت باخبر عالم۔ بلند ہمت مصلح اور پاک زندگی کا نمونہ تھے۔ ہم انہیں مذہباً مسیح موعود تو نہیں مانتے۔ لیکن ان کی ہدایت اور رہنمائی مردہ روحوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی۔"

"آریہ پترکا" لاہور کے ایڈیٹر نے لکھا:۔

"عام طور پر جو اسلام دوسرے مسلمانوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کی نسبت مرزا صاحب کے خیالات اسلام کے متعلق زیادہ وسیع اور زیادہ قابل برداشت تھے۔ مرزا صاحب کے تعلقات آریہ سماج سے کبھی بھی دوستانہ نہیں ہوئے اور جب آریہ سماج کی گذشتہ تاریخ کو یاد کرتے ہیں۔ تو ان کا وجود ہمارے سینوں میں بڑا جوش پیدا کرتا ہے۔"

اخبار "اندر" لاہور نے لکھا:۔

"مرزا صاحب اپنی ایک صفت میں محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بہت مشابہت رکھتے تھے اور وہ صفت ان کا استقلال تھا۔ خواہ وہ کسی مقصد کو لیکر آیا تھا۔ اور ہم خوش ہیں کہ وہ آخری دم تک اس پر ڈٹے رہے اور ہزاروں مخالفتوں کے باوجود ذرا بھی لغزش نہ کھائی۔"

انگریزی اخبار "پائنیر" الہ آباد نے لکھا:۔

"اگر گذشتہ زمانہ کے اسرائیلی نبیوں میں سے کوئی نبی عالم بالا سے واپس آ کر اس زمانہ میں دنیا میں تبلیغ کرے تو وہ بیسویں صدی کے

حالات میں اس سے زیادہ غیر موزوں معلوم نہ ہوگا جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تھے ..... مرزا صاحب کو اپنے دعویٰ کے متعلق کبھی کوئی شک نہیں ہوا اور وہ کامل صداقت اور خلوص کے ساتھ اس بات کا یقین رکھتے تھے کہ ان پر کلام الٰہی نازل ہوتا ہے۔ اور یہ کہ انہیں ایک خارق عادت طاقت بخشی گئی ہے ..... ایک دفعہ انہوں نے بشپ ویلڈن کو چیلنج دیا (جس نے اسے حیران کر دیا) کہ وہ نشان نمائی میں ان کا مقابلہ کرے اور مرزا صاحب اس بات کے لئے تیار تھے کہ وہ حالات زمانہ کے ماتحت بشپ صاحب جس طرح چاہیں اپنا اطمینان کر لیں کہ نشان دکھانے میں کوئی دھوکہ اور فریب استعمال نہ ہو۔ ..... وہ لوگ جنہوں نے مذہبی میدان میں دنیا کے اندر حرکت پیدا کر دی ہے وہ اپنی طبیعت میں انگلستان کے لارڈ بشپ کی بجائے مرزا غلام احمد صاحب سے بہت زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ ..... بہرحال قادیان کا نبی ان لوگوں میں سے تھا جو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔"

مسٹر والٹر کا بیان

اسی طرح مسٹر والٹر سیکرٹری آل انڈیا کرسچن ایسوسی ایشن نے اپنی انگریزی کتاب "احمدیہ موومنٹ" میں لکھا:۔

"یہ بات ہر طرح سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب اپنی عادات میں سادہ اور فیاضانہ جذبات رکھنے والے تھے۔ ان کی اخلاقی جرأت جو انہوں نے اپنے مخالفین کی طرف سے شدید مخالفت اور ایذا رسانی کے مقابلہ میں دکھائی یقیناً قابل تحسین ہے۔ صرف ایک مقناطیسی جذب اور دلکش اخلاق رکھنے والا شخص ہی ایسے لوگوں کی دوستی اور وفاداری حاصل کر سکتا ہے جن میں سے کم از کم دو نے افغانستان میں اپنے عقائد کے لئے جان دے دی مگر مرزا صاحب کا دامن نہ چھوڑا۔ میں نے بعض پرانے احمدیوں سے ان کے احمدی ہونے کی وجہ دریافت کی تو اکثر نے سب سے بڑی وجہ مرزا صاحب کے ذاتی اثر اور جذب اور مقناطیسی شخصیت کو پیش کیا ..... میں نے ۱۹۱۶ء میں قادیان جا کر (حالانکہ اس وقت مرزا صاحب کو فوت ہوئے آٹھ سال ہو چکے تھے) ایک ایسی جماعت دیکھی جس میں مذہب کے لئے وہ سچا اور زبردست جوش موجود تھا جو ہندوستان کے عام مسلمانوں میں آجکل مفقود ہے۔ قادیان میں جا کر انسان سمجھ سکتا ہے کہ ایک مسلمان کو محبت اور ایمان کی روح جسے وہ عام مسلمانوں میں بے سود تلاش کرتا ہے احمدی جماعت میں بافراط ملے گی۔"

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے اخبارات اور رسائل میں اسی قسم کے احساسات اور جذبات تشکر کا اظہار کیا گیا لیکن یہ اظہار اصل حقیقت سے بہت پیچھے رہ جاتا ہے۔ ایسے شخص کی حقیقت کو تو وہی جانتا ہے جو اس کو بھیجنے والا ہوتا ہے جس معمار کے سپرد نئی زمین اور نئے آسمان کا بنانا کیا گیا اس کی اصل طاقتوں اور قوتوں کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ وہ آسمانی نور جس سے وہ منور کیا گیا۔ وہ معرفتِ الٰہی کا جام جو اسے پلایا گیا وہ محبت کا مقام جس پر وہ کھڑا کیا گیا۔ وہ مخلوق کی بھلائی کے لئے تڑپنے والا دل جو اسے دیا گیا۔ وہ خدا کے حضور میں عجز و نیاز کرنے والی سرشت جو اس کو ودیعت کی گئی۔ وہ اپنے وجود کے ایک ایک ذرہ کو خدا کے لئے قربان کرنے والی ہمت جو اس میں رکھی گئی اسے بجز خدا کے اور کون جان سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی لاانتہا رحمتیں اور برکتیں ہوں اس پر اور اس کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر جن کی کامل محبت و اطاعت میں اس نے یہ سب کچھ پایا۔

پاکبازوں کی جماعت

آپ کے اس پاکیزہ مشن کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک پاکبازوں کی جماعت بھی دی جنہوں نے آپ کے دئے ہوئے علوم سے استفادہ کیا اور آپ کی اطاعت میں محو ہو کر آپ کے پاکیزہ اخلاق کو اپنے اندر منعکس کیا اور آپ کے کام میں آپکی مدد کی۔ وہ مغربیت کے لئے ایک مضبوط دیوار کی طرح بن گئے جن کے اندر الحاد اور گمراہی کا اثر و نفوذ نہ ہو سکا۔ للّٰہیت کی طاقتور لہریں جو ان کے اندر سے نکلتی تھیں لادینیت کا قلع قمع کرتی تھیں اور دنیا کی محبت کو ٹھنڈا کر کے خدا اور خدا کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت کے ساتھ دلوں کو گرماتی تھیں۔

ایسے پاکبازوں کی تعداد بہت تھی لیکن میں ان میں سے چند ایک کا یہاں ذکر کرتا ہوں تاکہ ہمیں علم ہو کہ ہم کن لوگوں کے جانشین ہیں اور ہم اس جانشینی کو کس طرح نباہ سکتے ہیں۔

(باقی)

"وقفِ جدید کی تحریک بھی ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے"

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

(از محترم صاحبزادہ میرزا طاہر احمد صاحب سلمہ ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

وقفِ جدید کا پودا جسے الٰہی منشاء کے مطابق آج سے چند سال قبل حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے اپنے مبارک ہاتھوں سے لگایا تھا خدا تعالیٰ کے فضل سے اب نہایت شیریں اثمار دے رہا ہے اور عموماً ایسی جماعتوں میں جہاں مراکز وقف جدید کھولے گئے ہیں غیر معمولی روحانی تازگی اور شگفتگی پیدا ہو رہی ہے خلوص میں ترقی، نماز باجماعت کا قیام، چندوں کی ادائیگی اور خصوصاً بچوں اور نوجوانوں کی اسلامی رنگ میں تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں یہ تحریک خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت اہم خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ جوں جوں اس تحریک کی افادیت سے دیہاتی جماعتیں آشنا ہوتی جا رہی ہیں معلم وقف جدید بھجوانے کے مطالبات اسی کثرت اور تیز رفتاری سے بڑھ رہے ہیں یہاں تک کہ:۔

اب معلمین کی تعداد کی نسبت معلمین کی مانگ کہیں زیادہ بڑھ چکی ہے اور ایک حد سے زیادہ ایسی اہم جگہیں پڑی ہیں جہاں معلم کی شدید ضرورت کے باوجود معلم مقرر نہیں کیا جا سکتا۔

اس مشکل کے دو ہی حل ہیں:۔

اوّل:۔ صاحبِ حیثیت دوست چھ روپے کے چکر سے نکل کر اپنی خداداد توفیق کے مطابق بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیں اور اگر پہلے وعدہ بھجوا بھی چکے ہوں تو اب حسب استطاعت اس میں اضافہ فرما دیں۔ یہ نہایت ضروری ہے کہ اب وقف جدید کے بجٹ کو کم از کم دوگنا کر کے دو لاکھ تک پہنچا دیا جائے تب جا کر ہماری ابتدائی ضرورت پوری ہوسکیگی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ رزق میں بہت کشائش عطا کرتا ہے مجھے یقین ہے کہ احباب خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے یقیناً اپنے چندوں کو غیر معمولی طور پر بڑھانے کی کوشش فرما دیں گے۔

دوم:۔ جو مخلص دوست زندگیاں وقف کر سکتے ہیں وہ اپنے نام پیش کریں۔ جب تک معیاری مخلص قربانی کرنیوالے معلم مہیا نہیں ہوں گے محض روپے کے ذریعہ کوئی روحانی انقلاب برپا نہیں کیا جا سکتا اسلئے میں تعلیم یافتہ صحت مند نوجوانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگیاں پیش کریں جن دوستوں کو تعلیمی اور تبلیغی تجربہ یا طبّی واقفیت ہو وہ خاص طور پر اس تحریک کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

[redacted]

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

خرچ ہونا چاہیئے۔ اسی طرح سمجھ لیجئے کہ آپ جو جماعت احمدیہ کے فرد ہیں آپ کی کمائی میں جماعت کا بہت بڑا حصہ ہے اور اپنے نفس کا حصہ اسی حد تک ہے جہاں تک آپ کی ضروریات کا تعلق ہے باقی سب کمائی جماعت کی ملکیت ہے۔ جتنا بھی فالتو مال ہے سب قوم کی امانت ہے اور اگر آپ امانت میں خیانت کرتے ہیں تو آپ اس کے جوابدہ ہوں گے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سادہ زندگی کے معیار ہمارے سامنے اسی لئے رکھے ہیں کہ ہم اپنے اس فرض کو سمجھیں اور دیکھیں کہ کہیں ہم امانت میں خیانت کے مرتکب تو نہیں ہو رہے۔ ہمیں چاہیئے کہ جس طرح ایک دوراندیش دکاندار اپنا ذاتی خرچ کم سے کم کر دیتا ہے تاکہ دکان کو ضعف نہ پہنچے، اسی طرح ہم سادہ زندگی اختیار کر کے یہ احتیاط کریں کہ کہیں ہماری فضول خرچی سے جماعت کو نقصان نہ پہنچے جس میں ہم نے شمولیت تمام دنیا کی مخالفت کے بالمقابل اختیار کر رکھی ہے۔ اگر ہماری فضول خرچیوں کی وجہ سے جماعتی کاموں میں حرج پیدا ہوتا ہے تو یقیناً اسکے ہم ذمہ دار ہیں اس لئے سوچ لینا چاہیئے اور اسی وقت فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ نفع کا سودا کونسا ہے۔

کہتے ہیں گرو نانک جب ذرا جوان ہوئے تو آپ کے والد نے آپ کو کچھ روپیہ دیا کہ کوئی کاروبار شروع کریں۔ آپ نے وہ روپیہ فقراء اور غرباء کی امداد میں صرف کر دیا اور والد کے پوچھنے پر جواب دیا کہ میں نے "سچا سودا" کیا ہے۔ اسی "سچے سودے" کے لئے جماعت احمدیہ کھڑی ہوئی ہے۔ اس لئے چاہیئے کہ جب ہم کوئی خرچ کرنے لگیں تو یہ غور کر لیا کریں کہ یہ "سودا سچا" ہے کہ نہیں۔ یہ اصول سادہ زندگی اختیار کرنے میں ہماری بڑی رہنمائی کر سکتا ہے۔ گرو نانک بھی اللہ تعالیٰ کے ایک بندے تھے انہوں نے بہت اچھا معیار ہمارے سامنے رکھا ہے۔ آپ کا یہ اصول اسلامی ہے۔ مما رزقناھم ینفقون۔

درخواست دعا

چند دنوں سے مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم اے پرنسپل انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں کو انتڑیوں میں شدید تکلیف ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرماوے۔

محمد عثمان صدیقی ایم۔ اے
لیکچرار گھٹیالیاں کالج

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترم چوہدری خدا بخش صاحب مرحوم کا ذکر خیر

مکرم عبدالحمید صاحب شوق - لاہور

۶ جنوری ۱۹۶۶ء کو رات کے نو بجے چوہدری خدا بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہانڈو تحصیل و ضلع لاہور جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا فخر حاصل تھا۔ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

چوہدری صاحبؓ ۵ اکتوبر ۱۸۸۳ء مطابق ۳ ذوالحجہ ۱۳۰۰ھ بروز ہفتہ کے دن بوقت صبح چوہدری الٰہی بخش صاحب کے گھر پیدا ہوئے آپ دو بھائی تھے بڑے بھائی چوہدری قادر بخش مرحوم جو آپ کی تبلیغ کے نتیجہ میں ہی احمدی ہوئے تھے۔ آپ کی والدہ صاحبہ کو دماغی عارضہ ہو جایا کرتا تھا۔ لاہور، امرتسر اور دہلی کے نامور حکماء کے علاج سے علاج کراتی رہی تھیں۔ مگر کچھ افاقہ نہ ہوا۔ ایک دفعہ چوہدری صاحب سے کہنے لگیں کہ اگر آپ کے حضرت صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) دعا کریں اور میں تندرست ہو جاؤں تو بیعت کر لوں گی۔ چوہدری صاحبؓ فرماتے تھے کہ اس پر میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا اور اگلے سال انہیں جلسہ سالانہ پر قادیان لے گیا۔ نیز حکیم نظام جان صاحب سے دوائی لے کر بھی کھلائی اللہ تعالیٰ کا کرم ایسا ہوا کہ وہ تندرست ہو گئیں اور حضور کی بیعت سے مشرف ہو کر احمدیت پر صدق دل سے پختہ ہو گئیں۔ الحمد للہ۔

چوہدری صاحب مرحوم میرے نانا حضرت مولوی غلام حسین صاحب رضؓ کے شاگرد رشید تھے ۸ سال کے تھے کہ والد صاحب کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ مگر آپ نے تعلیم جاری رکھی لکھوڈیر (لاہور) (Lakhodair) کے پرائمری سکول میں بھی پانچویں جماعت تک پڑھے۔ مگر پانچویں جماعت پاس کئے بغیر غالباً ۱۸۹۸ء ہی میں سکول چھوڑ دیا۔

قرآن کریم کے ساتھ ساتھ آپ نے حضرت نانا صاحب سے فارسی کی بعض مروجہ کتب بھی پڑھیں۔ فرماتے تھے کہ احمدیت کی بے نظیر دولت مجھے آپ کے نانا جان حضرت مولوی غلام حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ ملی تھی۔ یہی وجہ تھی یہی وجہ تھی کہ اس عاجز سے بہت محبت سے پیش آتے تھے۔ جب کبھی اکٹھے ہونے کا اتفاق ہوتا۔ امامت کے لئے مجھے ارشاد فرماتے نانا صاحب کے پاس ایک درویش صفت سید راجو شاہ نام رہا کرتا تھا۔ وہ سیلانی آدمی تھا۔ اس ذریعہ ہی حضرت مولوی صاحب کو حضرت مولوی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب کشتی نوح پہنچی تھی۔ جسے پڑھ کر نانا جان نے چوہدری صاحب کو ساتھ لیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت اقدس میں قادیان حاضر ہوئے۔ چوہدری صاحب فرماتے تھے کہ شام کا وقت تھا مسجد مبارک میں اذان ہوئی لوگ نماز کے لئے جمع ہو گئے۔ ہم دونوں بھی اگلی صف میں بیٹھے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام شمالی دروازہ سے اچانک برآمد ہوئے۔ لمبا قد۔ نورانی صورت چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ جونہی ہماری نظر حضور پر پڑی۔ ہم نے جان لیا کہ یہی حضرت مرزا صاحب ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مولوی عبدالکریم صاحبؓ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نماز کے بعد حضور نے فرمایا۔ کوئی صاحب قرآن مجید سنائیں۔ اس پر حضرت نانا جان نے نہایت خوش الحانی سے کھڑے ہو کر قرآن کریم پڑھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بہت خوش ہوئے۔ پھر باتیں کرتے کرتے اسی دروازہ کے راستے اندر تشریف لے گئے۔

چوہدری صاحب فرماتے تھے کہ ہم دونوں استاد شاگرد مہمان خانہ میں رہے اور پھر واپس گاؤں آ کر مزید تحقیق کے لئے البدر اور الحکم اخبار جاری کر دئے ایک سال کے مطالعہ کے بعد مجھے حضرت مولوی صاحب نے بیعت کے لئے قادیان روانہ کیا۔ یہ غالباً ۱۹۰۵ء کا زمانہ تھا۔ حضرت صاحب باغ میں فروکش تھے۔ سب سے پہلے مجھے مرزا خدا بخش صاحب مرحوم مصنف عسل مصفّٰی ملے السلام علیکم کہہ کر مجھے گلے لگا لیا۔ خیر و عافیت پوچھی اور بڑی محبت اور ملاطفت کے ساتھ باتیں کرتے رہے۔ حالانکہ اس سے پیشتر میرے واقف نہ تھے۔ اتنے میں ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب تشریف لائے آتے ہی بڑی گرجدار اور پرشوکت آواز میں اذان کہی اور اگلی صف میں بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ نماز ادا ہوئی تو حضرت صاحب نے فرمایا کوئی بیعت کرنے والا ہے۔ میرے ساتھ دو اور شخص بھی کھڑے ہو گئے ہم تینوں نے بیعت کی اور پیچھے ہٹ کر دوبارہ بیٹھ گئے حضور نے حاضرین سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ کوئی تازہ خبر ہے؟ اس پر غالباً مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے بولے ہاں حضور ہے۔ پھر جاپان اور روس کی جنگ کا تذکرہ ہوتا۔

فرماتے تھے کہ قادیان سے واپسی پر ٹانگے میں میرے ساتھ میاں احمد دین صاحب زرگر بھی بیٹھے تھے، انہوں نے مجھے نصیحت کی چونکہ تم نے حضرت کی بیعت کر لی ہے اس لئے اب لوگ تم کو بہت تنگ کریں گے تمہارا حقہ پانی بند کر دیا جائے گا۔ صبر سے کام لینا اور دعا کرتے رہنا۔ میں ان کی یہ باتیں سن سن کر حیران ہوتا اور سوچتا تھا کہ آخر میں نے کونسا جرم کیا ہے جس کی پاداش میں لوگ میرے ساتھ برا سلوک کریں گے آخر لوگ پیروں کی بیعت نہیں کرتے اگر میں نے بھی حضرت مرزا صاحب کو مان لیا ہے اور بیعت کر لی ہے تو کون ظلم کیا ہے اور پھر بیعت میں نے کی ہے کسی کو میرے معاملات میں دخل دینے کا کیا مطلب! اگر یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ میں ابھی بالکل نوجوان تھا اور دنیا کے تجربات سے بالکل بے بہرہ۔

گاؤں پہنچا تو حضرت مولوی صاحب سے ملا آپ بھی بیعت کا سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ میں بھی قادیان جانے والا ہوں اسی سال مولوی صاحب بھی گاؤں کے چند آدمیوں کو ساتھ لے کر قادیان پہنچے اور حضرت صاحب کی بیعت کرنے کے بعد واپس گاؤں آئے۔ اب ہماری مخالفت شروع ہو گئی ہمارا مقاطعہ ہو گیا اور ہمارے بائیکاٹ کی تحریک زور پکڑ گئی اس پر ہم مولوی محبوب عالم صاحبؓ مالک راجپوت سائیکل ورکس سے ملے انہوں نے فرمایا صبر کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی حکم ہے پھر ہم خواجہ کمال الدین صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بھی صبر کرنے کا ہی مشورہ دیا اس پر ہم گاؤں واپس آ کر نمازوں اور دعاؤں میں مشغول ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

فرماتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہم نے قریب سے دیکھا ہے حضور کا چہرہ مبارک چمکتا تھا۔ فرماتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی لکھ رہے تھے حضور نے فرمایا کوئی نشان ہو تو بتاؤ ہم نے مخالفین کے تتر بتر ہونے کے حالات لکھے کیونکہ ہماری بیعت کے بعد گاؤں کے لوگوں نے ہماری بلا وجہ مخالفت کی ان کی آپس میں سخت لڑائی ہوئی تھی اور وہ باہمی عداوت کے باعث تتر بتر ہو گئے تھے ہمارے لئے تو یہ بھی خدا کا ایک نشان تھا

سنہ ۱۹۰۶ء یا ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام لاہور تشریف فرما تھے ایک شخص نے اپنی ایک نظم حضور کی خدمت میں پیش کی اور حضور کی اجازت سے پڑھنی شروع کی مگر حاضرین نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم حضور کی اپنی نظم سننا چاہتے ہیں مگر حضور برابر اس کی نظم سنتے رہے اور اس کی دل شکنی گوارا نہ فرمائی

حاضرین میں سے ایک شخص آگے آیا اور عرض کیا حضور میرے لئے دعا فرمائیں حضور نے فرمایا آپ کا نام کیا ہے عرض کیا مستقیم حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو راہ مستقیم دکھائے۔

حضور کی عادت تھی کہ منہ کے سامنے عمامہ مبارک کا پلہ یا رومال رکھتے تھے اور آہستہ آہستہ باتیں کرتے جاتے تھے آنے والے کو ایک نظر دیکھتے تھے پھر فوراً نظر نیچی کر لیتے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قادیان سے باہر ایک کنوئیں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضور کو پیاس محسوس ہوئی حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا حضور برتن لاؤں۔ حضور نے فرمایا کہ برتن کی ضرورت نہیں اور کنوئیں کی ٹنڈ کے ساتھ منہ لگا کر پانی پی لیا۔

فرمایا ایک دفعہ ہم ۳۴ آدمی دوسرے دو غیر از جماعت تھے حضور علیہ السلام کی مجلس مبارک میں لاہور پہنچے حضور خواجہ کمال الدین صاحب کے ہاں فروکش تھے ہم میں سے ایک غیر احمدی دوست پیر محبوب عالم جو ایک مضبوط جسم کا مالک تھا مجمع کو چیرتے ہوئے کسی نہ کسی طرح حضور علیہ السلام تک پہنچ گیا وہ حضور کے کپڑوں پر ہاتھ پھیر کر اپنے جسم پر ملتا جاتا تھا واپسی پر میں نے اسے کہا حضرت صاحب کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے! بولا چہرہ جھوٹ بولنے والا نہیں۔

میں گاؤں میں اکیلا تھا حضرت مولوی غلام حسین صاحبؓ اپنے وطن واپس جا چکے تھے میں لاہور حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر تھا حضور ان دنوں لاہور تشریف لائے ہوئے تھے میں نے عرض کیا حضور گاؤں میں اکیلا احمدی ہوں حضور نے مسکرا کر فرمایا مومن کبھی اکیلا نہیں رہتا آپ جا کر تبلیغ کریں میں نے حضور کے اس ارشاد پر عمل کیا اس وقت جماعت ہانڈو کے کل افراد کی تعداد ۱۲۰ کے قریب ہے اللھم زد فزد

چوہدری صاحب خلیق با اخلاق۔ زاہد۔ زندہ دلی علاوہ صادق۔ امین۔ مہمان نواز۔ سخی۔ صابر شاکر حلیم۔ عفو و درگزر کرنے والے دشمنوں کو معمولی سی معذرت پر معاف کر دینے والے مظلوموں اور مفلوک الحال لوگوں کے ہمدرد تھے نماز تہجد میں کبھی ناغہ نہ کیا گھر کی بیٹھک بھی مردانہ خانہ بطور مسجد استعمال ہوتی رہی (علیحدہ مسجد کی بنیاد بھی استوار ہو چکی ہے) جہاں پانچوں وقت نماز باجماعت ادا ہوتی تھی صبح روزانہ التزام کے ساتھ قرآن کریم کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تفسیر کبیر کا درس ہوتا تھا آپ نے گھر والوں اور جماعت کے افراد کی تعلیم و تربیت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جماعت کے پریذیڈنٹ تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر خیر پر اکثر رقت طاری ہو جاتی تھی یوں معلوم ہوتا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت ان کی رگ رگ میں سمائی ہوئی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ساتھ بھی بے حد محبت رکھتے تھے آپ کو اپنے گاؤں ہانڈو کے لوگ گاؤں کا لاڑا یعنی دولہا کہا کرتے تھے ہمارے دیہات اکثر پارٹی بازی کا شکار رہتے مگر وہ کسی پارٹی میں شامل نہ ہوتے تھے بلکہ دونوں پارٹیوں میں صلح کرانے کی کوشش کرتے تھے

خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کی مالی حالت بھی بہت اچھی تھی ڈھائی مربعہ زمین کے مالک تھے پھلوں کا ایک باغ بھی ان کی ملکیت تھا ایک ٹیوب ویل بھی لگا رکھا تھا مکانات پختہ۔ بجلی اور رنگ و روغن سے مزین جماعتی چندوں میں بہت باقاعدگی کے ساتھ حصہ لیتے تھے دسویں حصہ جائداد کے موصی بھی تھے ان کا

(باقی ص۸ پر)

[redacted]

چندہ جلسہ سالانہ

(قسط نمبر ۲)

صدر انجمن احمدیہ کے چندوں میں سے جلسہ سالانہ کا چندہ ایک بہت ہی اہم مالی عبادت ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے اور جس غرض کے لئے یہ چندہ خرچ ہوتا ہے۔ اس کے لئے حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت دعائیں کی ہیں۔ ان دعاؤں کی قبولیت کے ایک پہلو کا نظارہ ہم ہر سال اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ کہ کس طرح سخت سردی کے باوجود اسلام کے پروانے اپنی روحانی تڑپ کی تسکین کی خاطر مرکز احمدیت میں جمع ہوتے ہیں اور ہر سال ان کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ پس کسی احمدی کو اس نیک اور بابرکت کام میں حصہ لینے سے محروم نہیں رہنا چاہئے علاوہ ازیں یہ لازمی چندہ ہے اور مالی لحاظ سے کسی شخص کی جماعتی ذمہ داری اس وقت تک پوری نہیں ہوتی۔ جب تک چندہ عام یا حصہ آمد کے علاوہ مقررہ شرح پر چندہ جلسہ سالانہ ادا نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت سی جماعتوں نے اس ذمہ داری کو پورا کر دیا ہے۔ جیسا کہ ان فہرستوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو قبل ازیں شائع ہو چکی ہیں۔ نیچے ان جماعتوں کی فہرست درج ہے۔ جنہوں نے اس کے بعد ایک بڑی حد تک یہ ذمہ داری ادا کر دی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ امید ہے کہ ان جماعتوں کی طرف سے سالِ رواں کے چندہ جلسہ سالانہ کے بجٹ میں جو کمی رہ گئی ہے یا گذشتہ سالوں کا کچھ بقایا ہو۔ تو وہ تمام رقم سال ختم ہونے سے پہلے ادا کر دی جائیگی۔ جن جماعتوں نے ابھی تک اس کارِ خیر کی طرف توجہ نہیں کی یا پوری توجہ نہیں کی ان سے التماس ہے کہ اب مزید انتظار نہ کریں اور جلد سے جلد چندہ جلسہ سالانہ وصول کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا دیں۔ کیونکہ ابھی تک جلسہ سالانہ کا خرچ پورا نہیں ہوا۔

ج۔ اسی فیصدی بجٹ پورا کرنے والی جماعتیں

ضلع جھنگ:۔ دارالرحمت شرقی ربوہ۔ بگا نوالہ۔ ضلع سرگودھا:۔ چک ۳۳ ۔ چک ۳۵ چک ۳۰ ۔ چک ۵۲ شمالی۔ چک ۹۸۔ ضلع لائلپور:۔ چک ۲۷ کلاں شمالی۔ چک ۸۹ ج ب زرن۔ گوجرہ۔ سمکہ ۳۳۲ ج ب دھنی دیو۔ چک ۲۹۷ ج ب۔ چک ۶۵ گ ب۔ چک ۱۲۳ گ ب کلاں۔ چک ۶۰ ج ب کھیم سنگھ والا۔
ضلع شیخوپورہ:۔ شیخوپورہ شہر۔ سانگلہ ہل۔ چک ۲۵ مرڑ۔
ضلع لاہور:۔ شمس آباد۔ ضلع گوجرانوالہ:۔ ہیلکے۔ آزاد کشمیر:۔ گلگت۔
ضلع راولپنڈی:۔ سہوتہ۔ ضلع سیالکوٹ:۔ ڈلیوکے۔ قلعہ صوبا سنگھ۔ کیری پور کمھو والی۔ جھوبر کا ہاڑ۔ عاقو والی۔ کالیکے ناگرے۔ کھجوروڑ۔
ضلع گجرات:۔ منڈی بہار الدین۔ ڈنگہ۔ کڑیانوالہ۔ کٹھلہ۔ گوڑیالہ۔ دھوم۔
ضلع پشاور:۔ نیلیل مرکزی اچینی بالا۔
ضلع ملتان:۔ بیل کوٹ چار۔ کچا گودوال۔ چک ۹۱/۱۵ ایل۔
ضلع بہاولنگر:۔ چک ۱۶۹ مراد۔ ضلع رحیم یار خان:۔ رحیم یار خان شہر۔
ضلع نواب شاہ:۔ چک ۲۲ دھعو۔ گوٹھ دادنخال۔ پانڈیہ۔ قاضی احمد۔
ضلع لاڑکانہ:۔ انور آباد۔ ضلع دادو:۔ رادھن۔ ضلع حیدرآباد:۔ کوٹ احمدیہ۔

د۔ سال رواں کے بجٹ کی تین چوتھائی وصولی

ضلع جھنگ:۔ دارالبرکات ربوہ۔ دارالنصر غربی ربوہ۔ ڈاور۔ ضلع سرگودھا:۔ گھوگھیاٹ۔ کھائی کلاں چک ۸ پنیار۔ ضلع لائلپور:۔ چک ۲۳۳ ر ب کوٹھی جھنڈا سنگھ والا۔ چک ۲۸۷ ج ب بلاسور۔ چک ۵۸ گ ب۔ ماموں کانجن۔ چک ۳۰۳ گ ب۔ ضلع لاہور:۔ سلطان مزنگ لاہور۔ ضلع گوجرانوالہ:۔ گرمولا ورکاں
ضلع گجرات:۔ گولیکی۔ ملک پور مرزا۔ غورو۔ ضلع سیالکوٹ:۔ کھرپا منڈی بیریاں۔ گھٹیالیاں سکول۔ کوٹلی نتھو۔ ضلع راولپنڈی:۔ محمودہ۔ ضلع ہزارہ:۔ بالاکوٹ۔ مانسہرہ۔ ضلع مظفر گڑھ:۔ چک ۹۳/۳ ٹی ڈی اے۔ ضلع ملتان:۔ دنیا پور۔
ضلع منٹگمری:۔ عارف والا۔ چک ۱۳/۱۲ ایل۔ ضلع بہاولنگر:۔ بہاولنگر شہر
ضلع نواب شاہ:۔ رحمٰن آباد۔ مورو۔ ضلع لاڑکانہ:۔ لاڑکانہ شہر۔
ضلع تھرپارکر:۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ نصرت آباد اسٹیٹ۔
ضلع حیدرآباد:۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔ ظفر آباد اسٹیٹ۔ دیہہ لوٹکا۔

ہ۔ دو تہائی وصولی

ضلع جھنگ:۔ دارالصدر غربی ب ربوہ۔ لکی نو۔ شیریکا ٹھٹھ۔

ضلع سرگودھا:۔ چک ۳۸ ج ب۔ چک ۹۹ شمالی۔ چک ۱۱۷ ج ب۔ ضلع لائلپور:۔ چک ۲۷۷ ر ب سیدوالا۔ چک ۶۶ ج ب دھاندرہ۔ چک ۲۹۷ ج ب جھمباپور۔ چک ۵۹ گ ب احمد آباد۔ چک ۴۹۱ گ ب بنگا پور چک ۵۷-۵۵ گ ب۔ چک ۲۲ گ ب۔ سمندری۔ ضلع شیخوپورہ:۔ چہور کانہ۔ بھڈیوال۔
ضلع سیالکوٹ:۔ ڈنڈ پور کھرد میاں۔ جنڈ ساہی۔ نارووال۔ نوردے۔ کوٹ کریم بخش۔ بن باجوہ
ضلع گوجرانوالہ:۔ پریم کوٹ۔ چک چٹھہ۔ ضلع گجرات:۔ کالرہ دیوان سنگھ۔ نگرالی۔ مکیانہ۔ مرالہ بنگلہ۔ ہٹیاں۔ دھوریہ۔ ضلع جہلم:۔ چک جمال۔ آزاد کشمیر:۔ بھاڑہ۔ دریاہ۔ جاں۔
ضلع اٹک:۔ کیمبل پور۔ ضلع پشاور:۔ بیجی۔ ضلع کوہاٹ:۔ پارہ چنار۔ ضلع بنوں:۔ بنوں شہر
ضلع ملتان:۔ لودھراں۔ چک ۱۰/۲۲ آر۔ سکندر آباد۔ ضلع منٹگمری:۔ بصیر پور۔ چک ۲۶۹ ای بی۔ چک ۱۳۷/۹ ایل۔ ضلع بہاولنگر:۔ چک ۱۶۹/۲ آر۔ ضلع رحیم یار خان:۔ چک ۴۵/پی۔ چک ۳۲/پی۔ سنجر پور۔ ضلع خیرپور:۔ کنڈی۔ ضلع نواب شاہ:۔ رحیم آباد
ضلع دادو:۔ دادو شہر۔ ضلع سانگھڑ:۔ سانگھڑ شہر۔ ضلع تھرپارکر:۔ ڈگری۔
حیدرآباد:۔ بدین۔ بلوچستان:۔ فورٹ سنڈیمن۔ مشرقی پاکستان۔ دیناج پور شیل پوشی۔ فقط

(ناظر بیت المال ربوہ)

اپنے مرحوم والدین کی طرف سے صدقہ جاریہ

مکرم چوہدری محمد افضل صاحب چیمہ (ابن چوہدری غلام میراں صاحب مرحوم) نواں محلہ نزد تکیہ وہاب شاہ مزنگ لاہور تحریر فرماتے ہیں:۔

> "قبلہ والدہ محترمہ مئی ۱۹۵۵ء میں اور والد بزرگوار دسمبر ۱۹۵۹ء میں فوت ہو گئے تھے۔ والدہ صاحبہ چونکہ اپنی زندگی میں تحریک جدید میں حصہ لے رہی تھیں۔ لہذا ان کے اس چندہ کو میں نے جاری رکھا ہوا ہے اس کے علاوہ تحریک وقفِ جدید میں بھی ان کی طرف سے حصہ ادا کر رہا ہوں اسی طرح والدہ مرحومہ کی طرف سے بھی ہر دو تحریکوں میں چندہ ادا کرتا ہوں والد صاحب کی وفات کے بعد میری بیوی نے -/۱۵۰ روپے اباجی کی طرف سے بیرون مساجد دینے کا وعدہ کیا تھا۔ پس اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ کام بھی پورا ہو گیا ہے"

قارئین کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کی تمام نیک خواہشات کو پورا فرمانے ہوئے ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ نیز ان کی شادی کو تقریباً ۹ سال کا عرصہ گذر رہا ہے ان کے ہاں تا حال کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں اولاد جیسی نعمت عظمیٰ سے بھی نوازے۔ آمین (وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

عزمِ حج

قبل ازیں متعدد احمدی عازمین حج کے اسمائے گرامی سے قارئین الفضل کو متعارف کروایا جا چکا ہے۔ حال ہی میں محترم شیخ عبدالرحمٰن صاحب سیکشن آفیسر گریسی لائنز چکلالہ (راولپنڈی) نے مطلع فرمایا ہے کہ وہ مع بیگم صاحبہ بذریعہ ہوائی جہاز حج کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور حج کی برکات سے متمتع فرمائے۔

(شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

میری خالہ جان اہلیہ مولوی ظفر محمد صاحب عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ مولیٰ کریم محترمہ خالہ جان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے

(لطافت ملک بنت ڈپٹی فقیر اللہ صاحب سابق ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز)

۲۔ محمود احمد صاحب معلم وقفِ جدید جماعت احمدیہ محمود آباد ضلع ملتان نرینہ اولاد کے لئے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (عبدالستار کارکن دفتر خزانہ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

[redacted]

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک اگر وصیت کنندہ چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔
وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کریں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۱۷۲۰۵

میں امۃ المتین بنت محمد بشیر صاحب چغتائی قوم مغل چغتائی پیشہ ملازمت عمرہ ۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ۲/۲۷ III ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ر اکتوبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی میرا زیور ہے میں بچوں کے سکول میں معلمہ ہوں اور مجھے ماہوار تنخواہ -/۳۵۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الاحقر امۃ المتین

گواہ شد۔ منیر احمد موصی ۵۷۰۴۔ ۲۰ گلاب دین بلڈنگ پلازہ کوارٹرز کراچی نمبر ۳۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۲۰۴

میں فضیلت بیگم زوجہ محمد رفیق صاحب چغتائی قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن H ۲/۲۷ III ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ر اکتوبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا مہر بذمہ خاوند مبلغ تین ہزار روپے ہے میرا زیور بتفصیل ذیل ہے (۱) گلوبند طلائی دو عدد وزن ۹ تولہ۔ چوڑیاں طلائی ۶ عدد وزن ۹ تولہ۔ (۳) کلائی بند طلائی ایک عدد وزن ۵ تولہ۔ (۴) جھمکے طلائی ۲ جوڑی وزن $3\frac{1}{4}$ تولہ (۵) بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن $1\frac{1}{4}$ تولہ (۶) ٹکہ طلائی ایک عدد وزن $1\frac{1}{4}$ تولہ۔ (۷) لاکٹ طلائی ایک عدد وزن $1\frac{1}{4}$ تولہ۔ انگوٹھیاں طلائی ۴ عدد وزن ۲ تولہ۔ جملہ وزن ۳۲ تولے قیمت ۴۰۰۰ روپے ہے میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کسی آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الاحقر فضیلت بیگم۔ ۲۰ گلاب دین بلڈنگ پلازہ کوارٹرز کراچی نمبر ۳۔ گواہ شد منیر احمد موصی ۵۷۰۴ کراچی ۲۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد سیکرٹری وصایا مرکزی جماعت احمدیہ کراچی

نوٹ:۔ میری اہلیہ صاحبہ کا حق مہر مبلغ -/۳۰۰۰ روپے واجب الادا ہے اس کے حصہ وصیت کے ادا کرنے کا میں ذمہ دار ہوں۔

دستخط محمد رفیق چغتائی بقلم خود۔ خاوند موصیہ

گواہ شد۔ محمد بشیر چغتائی خسر موصیہ ۲/۲۷ ایچ۔ III ناظم آباد کراچی۔ گواہ شد منیر احمد موصی ۵۷۰۴ کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۲۰۳

میں منظور احمد شاد ولد چوہدری غلام نبی صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ر ستمبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ ایک صد پچاس روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد منظور احمد بقلم خود

گواہ شد۔ محمد عنایت قریشی سیکرٹری وصایا حلقہ پی مارکیٹ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

جماعت کی ترقی کا راز

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ثانی فرماتے ہیں

”قومی نیکیوں کے تسلسل کے قیام کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس قوم کے بچوں کی تربیت ایسے ماحول اور ایسے رنگ میں ہو کہ وہ ان اغراض اور مقاصد کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں جن اغراض اور مقاصد کو لے کر وہ قوم کھڑی ہوئی ہو“

(روزنامہ الفضل $\frac{4}{48}$ ۲۲)

عہدیداران جماعت توجہ فرمائیں کہ انہیں حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنی جماعت کے بچوں کی تربیت کے لئے کیا کچھ کرنا چاہیئے

کم از کم وہ حضور کی خواہش کے مطابق مجلس اطفال الاحمدیہ قائم کرکے سب بچوں کو اس کے پروگراموں میں شمولیت کے لئے تیار کریں

مجلس اطفال الاحمدیہ کے نظام اور کام کے متعلق معلوماتی لٹریچر مفت مل سکتا ہے

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ایک ضروری یاددہانی

محترم سید داؤد احمد صاحب ربوہ

خاکسار احباب جماعت کو اس اعلان کے ذریعے دارالاقامۃ النصرۃ کے بارے میں یاددہانی کروانا چاہتا ہے کہ اپنے صدقات اور فدیے ادا کرتے وقت اس ادارے کو خاص طور پر یاد رکھیں اس ادارے کے اخراجات چھ سات سو روپیہ ماہوار تک پہنچ گئے ہیں اور اسے جاری رکھنے کے لئے خاص توجہ کی ضرورت ہے!

أم الألسنة

ARBIC!
The source of All
LANGUAGE

شائع ہو گئی ہے قیمت علاوہ محصول ڈاک مبلغ دس روپے صرف (مینیجنگ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز)

درخواست دعا

مورخہ ۲۶ ر جنوری بروز اتوار خدا تعالیٰ نے مجھے میرا بھانجا عطا کیا ہے نومولود سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ سیالکوٹ کا نواسہ اور محترم سید ظہور احمد شاہ صاحب کراچی کا بیٹا ہے سید مقبول حسن صاحب مرحوم کا پوتا ہے احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو درازی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے (شاہدہ کلثوم بیگم بنت سید احمد علی شاہ صاحب مربی سیالکوٹ)

۲۔ میرا بیٹا اشتیاق احمد بی اے سروس اور تعلیم کے لئے لندن گیا ہوا ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔ (چوہدری عنایت علی سیکرٹری مال گوجرہ)

نوٹ:۔ اس سلسلہ میں مکرم چوہدری صاحب نے کسی مستحق کے نام بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا ہے (منیجر)

۳۔ برادرم عبد المجید صاحب پٹواری نہر کھٹریاں بعارضہ دمہ بیمار ہیں احباب سے ان کی صحت کے درخواست دعا ہے (خاکسار جلال الدین دارالرحمت وسطی ربوہ)

جرمناکس
GERMNOX
انتہائی طاقتور ٹینک

✗ جس نے ایک دفعہ استعمال کی ہمیشہ کے لئے مداح ہو گیا
✗ پہلے سے بہتر اب ایک پونڈ کی بوتل میں حاصل کیجئے
✗ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ

بعض ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۸ رفروری سری نگر اور مقبوضہ کشمیر کے متعدد دوسرے شہروں میں کل بھی نظام زندگی مکمل طور پر معطل رہا۔ تمام شہروں میں ہڑتال رہی اور مسلمانوں کی دکانیں بند رہیں۔ سری نگر درگاہ حضرتبل کے باہر ہزاروں مسلمان نوجوانوں نے نعرے لگائے کہ ہم رائے شماری کے متمنی ہیں۔ اور پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ دوسرے شہروں میں بھی عوام نے زبردست مظاہرے کئے۔ جن میں شیخ عبداللہ کی رہائی رائے شماری، موئے مبارک کی شناخت اور اس کی گمشدگی کے خلاف مظاہروں کے سلسلہ میں گرفتار شدہ افراد کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ مسلم مجلس عمل کی اپیل پر عوام نے چراغاں کا بائیکاٹ کیا۔ پرسوں رات جموں میں پولیس نے مظاہرین پر آنسو گیس پھینکی اور لاٹھی چارج کیا۔ ہنگامہ میں متعدد افراد زخمی ہوئے۔ ان میں ایک مجسٹریٹ اور کئی سپاہی شامل ہیں۔

لنڈن ۸ فروری۔ وائٹ ہال کے قریبی حلقوں سے پتہ چلا ہے کہ امریکہ کشمیر کے مسئلہ پر حفاظتی کونسل میں کوئی قرارداد پیش نہیں ہونے دیگا معلوم ہوا ہے کہ امریکی حکومت برطانیہ کو بھی اپنا ہمنوا بنانے کی کوششوں میں کامیاب ہو گئی ہے۔ یاد رہے پاکستانی وفد کے قائد مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے مسئلہ کشمیر پر بحث کے دوران چند روز ہوئے حفاظتی کونسل سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ کشمیر میں رائے شماری کرانے کا فیصلہ نافذ کرائے لیکن بھارتی وفد کے لیڈر مسٹر چھاگلہ نے یہ دھمکی دی ہے کہ حفاظتی کونسل نے کشمیر کے متعلق کوئی قرارداد منظور کی تو صورت حال بگڑ جائے گی۔

کشمیر کے مسئلہ پر امریکی رویہ کے بارے میں لنڈن کے پاکستانی حلقے کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں تھے لیکن اس مرحلے پر امریکہ کے ساتھ برطانیہ کا سمجھوتہ پاکستان کے لئے انتہائی حیران کن ثابت ہوگا۔ ایک مبصر پاکستانی مفادات سے غداری کا فیصلہ کیا تو پاکستان کو امریکہ اور برطانیہ سے دوستی کی پالیسی پر نظر ثانی کرنا ہوگی۔

لاہور ۸ رفروری۔ پنجاب یونیورسٹی نے بی اے / بی۔ ایس سی پاس آنرز حصہ دوم (پرانا کورس) کے امتحانات ملتوی کر دئے ہیں۔ یونیورسٹی کے اعلان کے مطابق بی۔ اے / بی ایس سی پاس آنرز (پرانا نصاب) کا امتحان یکم اپریل کو شروع ہوگا۔ جبکہ بی اے بی۔ ایس۔ سی پاس آنرز حصہ دوم (پرانا کورس) کا امتحان ۵ مئی کو شروع ہوگا۔ سابقہ پروگرام کے مطابق دونوں امتحان ۱۸ مارچ کو شروع ہونا تھے۔

لاہور ۸ رفروری۔ مغربی پاکستان کے وزیر خوراک ملک قادر بخش نے یہاں محکمہ خوراک و صحت کے حکام اور لاہور کارپوریشن اور ضلعی انتظامیہ کے حکام پر مشتمل۔ اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کی روک تھام کرنے والے دستوں کی تشکیل کا اعلان کیا ہے۔ یہ حکام عوام کو بہتر قسم کا آٹا مہیا کرنے کا اطمینان حاصل کرنے کے لئے آٹے کی پڑتال کریں گے۔ ملک صاحب نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران میں بتایا کہ حکام کے دستے تجرباتی بنیاد پر پہلے لاہور میں کام کریں گے اور بعد ازاں یہ سکیم صوبہ کے ہر شہر میں شروع کر دی جائے گی۔

کراچی ۸ فروری۔ مرکزی وزیر قانون مسٹر خورشید احمد نے پھر اعلان کیا ہے کہ آئندہ عام انتخابات میں کوئی تاخیر نہیں ہوگی۔ آپ نے کہا کہ آئین کے تحت فروری ۶۵ء تک صدر، قومی اسمبلی اور دونوں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ۱۹۶۵ء موسم گرما تک مکمل ہو جائیں گے۔ مسٹر خورشید احمد نے بتایا کہ جب رائے دہی کے مسئلہ پر قومی اسمبلی کی خاص کمیٹی اپنا کام مکمل کر لے گی۔ تو قومی اسمبلی کے اجلاس کی تاریخیں مقرر کی جائیں گی جس میں انتخابات وغیرہ کے متعلق قوانین منظور کئے جائیں گے۔

واشنگٹن ۸ رفروری۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق امریکہ میں ماہ جنوری کے دوران میں بے روزگاروں کی تعداد میں سات لاکھ ۱۹ ہزار کا اضافہ ہوا جس سے اب بے روزگاروں کی تعداد ۴۲ لاکھ ۵ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔

لاہور۔ لاہور ۸ رفروری۔ مرکزی وزیر مواصلات اور قومی اسمبلی میں حزب اقتدار کے قائد خان عبدالصبور خان نے کل بتایا کہ وزیراعظم چین مسٹر چو۔ این۔ لائی پاکستان کا دورہ کرنے کے سلسلے میں پروگرام کے مطابق ۱۸ فروری کو پاکستان پہنچ جائیں گے یاد رہے خان صبور نے پچھلے دنوں کراچی کے ہوائی اڈے پر وزیراعظم چین سے جو افریقی ممالک کے دورے کے بعد وطن واپس جا رہے تھے ملاقات کی تھی۔ آپ نے کہا مسٹر چو۔ این لائی نے مجھے بتایا ہے کہ وہ اپنے دورہ پاکستان کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔ خان عبدالصبور خان نے بتایا ہے کہ میں مسٹر چو۔ این لائی سے از حد متاثر ہوا ہوں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ مسٹر چو کا دورۂ افریقہ انتہائی کامیاب رہا ہے۔

لاہور ۸ فروری۔ سنہری مچھلی جو خوبصورتی کے اعتبار سے منفرد حیثیت رکھتی ہے۔ نظامت پرورش ماہی مغربی پاکستان لاہور سے سستے نرخوں پر حاصل کی جا سکتی ہے۔ خوبصورتی کے علاوہ اس کی پرورش سے یہ بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ یہ تالاب کے پانی کو خود رو گھاس۔ جراثیم اور کیڑوں مکوڑوں سے پاک رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مساجد کے تالابوں میں اس کی پرورش کی جاتی ہے۔ اس طرح پانی صاف ستھرا رہتا ہے۔

کراچی ۸ رفروری۔ چوہدری ظفر اللہ خان جو حال تک اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندے تھے۔ آج صبح پی۔ آئی۔ اے کے ذریعہ لنڈن سے یہاں پہنچ رہے ہیں۔

وعدہ جات کی آخری تاریخ

کام میں سہولت کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ وقف جدید کے وعدہ جات کے لئے آخری تاریخ معین کر دی جائے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی منظوری سے یکم جولائی ۱۹۶۴ء ترسیل وعدہ جات کے لئے آخری تاریخ مقرر کی جاتی ہے تمام سکرٹریان وقف جدید اس امر کا خیال رکھیں کہ وقف جدید کے سارے وعدے اس تاریخ سے قبل دفتر ہذا کو پہنچا دیں

جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید)

[redacted]

درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقف جدید

ایک مخلص دوست کا ایک خاص کام رکا ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ سخت پریشان ہیں چونکہ یہ دوست مالی قربانی میں پیش پیش ہیں ان کے لئے میں خاص طور پر احباب سے دعا کی درخواست کرتا ہوں اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان کی روک اٹھا دے اور ان کو بڑھ چڑھ کر سلسلہ کی خدمت کی توفیق عطا فرما دے آمین۔

محترم چوہدری خدا بخش صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(بقیہ صفحہ ۵)

اسم گرامی منارۃ المسیح قادیان پر نصب ہے کیونکہ آپ نے منارۃ المسیح کی تعمیر کے لئے ایک معقول چندہ دیا تھا۔ دوسروں کو بھی چندوں کی ادائیگی کے لئے بار بار کہتے رہتے تھے۔

جماعتی اخبارات اور رسائل کے مطالعہ کے بہت شوقین تھے ان کا باقاعدہ مطالعہ فرماتے تھے مرکز سلسلہ سے آمدہ ڈاک کا باقاعدہ جواب دیتے تھے۔ بچوں کی تعلیم میں بہت دلچسپی لیتے تھے، اور ان پر بہت خرچ کرتے تھے۔

اکثر دینی تقریبات پر جماعت کے اجلاس بلاتے رہتے تھے جن میں بعض دفعہ باہر سے آنے والے مبلغین اور معروف لوگ بھی تقاریر فرمایا کرتے تھے گزشتہ ماہ شروع میں خدام کا ایک جلسہ کرایا جس میں لاہور شہر کے خدام بھی شریک ہوئے اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضی کی تقاریر بذریعہ ٹیپ ریکارڈ سنائی گئیں اس موقعہ پر اپنی ایک تقریر بھی ریکارڈ کروائی تھی۔

چوہدری صاحب کی اہلیہ اول سے دو صاحبزادے اور اہلیہ دوم سے پانچ صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں بفضل تعالےٰ زندہ موجود ہیں جن میں سے تین صاحبزادے صاحب اولاد اور دو صاحبزادیاں شادی شدہ ہیں یہ تمام بچے خدا تعالےٰ کے فضل سے نیک اور خادم دین ہیں اللہ تعالےٰ کے حضور درد دل سے دعا ہے کہ وہ چوہدری صاحب کی تمام اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلائے اور وہ اپنے باپ کی طرح نڈر خادم دین اور مخلص خادم ملت ہوں اور ان کے روحانی شغل کو جاری رکھنے والے ثابت ہوں۔ آمین۔

آپ جلسہ سالانہ پر سردی لگنے سے بیمار ہوگئے بڑھاپے کی وجہ سے کمزور تو تھے ہی بخار کی حالت میں بھی تقاریر سنتے رہے جلسہ سے واپسی پر نمونیا ہو گیا کافی علاج کرایا گیا مگر افاقہ نہ ہوا آخر ۶ رجنوری ۶۴ بروز پیر نو بجے رات جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

دوسرے دن تین دفعہ آپ کا جنازہ پڑھا گیا اور ایک تابوت میں رکھ کر ایمبولینس کے ذریعہ ربوہ لایا گیا جہاں چوتھی مرتبہ نماز جنازہ پڑھائی گئی اور آپ کو مقبرہ بہشتی میں دفن کر دیا گیا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ترسیل زر اور انتظامی امور
کے متعلق
مینجر روزنامہ الفضل ربوہ
سے
خط و کتابت کیا کریں۔